Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۴ اخاء ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۴۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت وعافیت، درازیٔ عمر اور بخیریت واپسی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال لاہور میں بغرض علاج تشریف رکھتی ہیں۔ کمزوری اور ضعف کی وجہ سے آپ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم قریشی عبد الرشید صاحب ایڈووکیٹ لائلپور سابق وکیل المال تحریک جدید گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے پاؤں میں زخم اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فوری ضرورت

مجلس نصرت جہاں کے ایک گرلز سیکنڈری سکول کے لئے ایک ایسے جوڑے کی ضرورت ہے کہ خاوند کیمسٹری، فزکس، ریاضی میں سے کسی ایک مضمون میں ایم۔ ایس سی ہوں یا بی۔ ایس سی، بی ایڈ ہوں اور بیوی کم از کم بی۔ اے، بی ایڈ ہو۔ خدمتِ سلسلہ کے خواہشمند فوری طور پر مجلس نصرت جہاں سے بالمشافہ رابطہ پیدا کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا اٹھارھواں سال دسمبر کے آخر تک اختتام پذیر ہو رہا ہے جس میں صرف دو ماہ کا مختصر عرصہ باقی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سال کے ختم ہونے سے پہلے اپنے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ ادا فرما کر خدا تعالیٰ سے اجرِ عظیم کے مستحق بنیں۔ سیکرٹریان مالی وقفِ جدید سے گذارش ہے کہ وہ اس قلیل عرصہ میں اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں اور اپنی اپنی جماعتوں کی سو فیصد ادائیگی سال کے اختتام سے قبل فرما کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عظیم دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مالی وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں

کس قدر گستاخی ہے کہ انسان ایک کیڑا ہوتے ہوئے اُس رافع ذاتِ الٰہی پر حملہ کرے

"خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں۔ جو اپنی ماہیّت نہیں جانتا اور نہیں سمجھتا اور آسمانی باتوں پر رائے زنی کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ہے

تو کارِ زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اُسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طریق عبودیت یہی ہے کہ سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا کہنے والوں کے ساتھ ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آئے ہیں، چاند ہر روز ڈھلا ڈھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سُورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سُورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے، جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سُورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے تو نکمّی اور ناقص ہی سمجھی جائے گی لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرّہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔ انسان حیران ہو جاتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اشیاء کپڑے، برتن وغیرہ جو استعمال میں آتے ہیں گھستے رہتے ہیں، بچّے جوان اور بوڑھے ہو کر مرتے ہیں لیکن جو سُورج کل طلوع ہوا تھا آج بھی وہی سُورج ہے اور ایک لاتعداد زمانہ سے اسی طرح چلا آیا ہے اور چلا جائے گا مگر اس پر کوئی حالت تحلیل وغیرہ کی یا اثر زمانہ کا نہیں ہوتا۔ کس قدر گستاخی ہے کہ ایک کیڑے ہو کر اس رافع ذاتِ الٰہی پر حملہ کریں اور جلدی سے حکم کر دیں کہ خدا میں طاقت نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۲، صفحہ ۹۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۹ بابت ۲۹ ر ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۷۵ء

(قسط دوم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ورودِ مسعود

اوسلو کی معروف عمارت "پیلسز ہال" کے ایک کمرہ میں حضور کا احباب جماعت سے نہایت پُر اثر خطاب

"سکنڈے نیویا میں اشاعتِ اسلام کے نظام میں وسعت پیدا کرنے کیلئے اوسلو میں بھی مسجد کا تعمیر ہونا ضروری ہے"

"مسجد کے لئے ایک سال کے اندر اندر باموقع زمین حاصل کرکے اس کی تعمیر ۱۹۷۶ء میں مکمل ہو جانی چاہیئے!"

"یہاں کے احباب مسجد تعمیر کرنے کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اپنے دلوں کو مسجد کی حقیقی روح کا آئینہ دار بنائیں"

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے) :۔

۳۰ ر ستمبر ۱۹۷۵ء بروز منگل

(بذریعہ ڈاک) ناروے کے بہت مخلص نو مسلم احمدی بھائی جناب نور احمد بولستاد صاحب جو جماعت احمدیہ اوسلو کے بہت سرگرم رکن ہیں اور خدمتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آج صبح ہوٹل سکنڈے نیویا میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ نے انہیں صبح دس بجے ملاقات کا شرف بخشا۔ یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ انہوں نے ناروے میں تبلیغ اسلام کی راہ میں حائل بعض مشکلات کا ذکر کرکے ان کے ازالہ کے سلسلہ میں حضور سے ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔ اس ملاقات کے دوران اوسلو میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے زمین خریدنے کا معاملہ بھی زیر غور آیا۔ حضور نے اس بارہ میں بھی انہیں ضروری ہدایات سے نوازا۔

ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہلِ قافلہ اوسلو سے ڈرامن (DRAMMEN) علاقہ دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ علاقہ اوسلو سے قریباً ۲۵ میل دور واقع ہے۔ جماعتِ احمدیہ اوسلو کے پریذیڈنٹ مکرم ناصر احمد صاحب قریشی، مکرم نور احمد بولستاد، مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو کے قائد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر، سیکرٹری مکرم رشید احمد صاحب، محترم غلام حسین صاحب اور سیکرٹری مکرم عبدالغنی صاحب اور "اوسلو" کے بعض دیگر احباب بعض علیحدہ کاروں میں حضور کے ہمراہ گئے۔

یہ پہاڑی علاقہ اپنی سرسبزی و شادابی اور خوبصورت وادی کی وجہ سے ہی مشہور نہیں ہے بلکہ اسے ایک بلند پہاڑی کے اندر بنی ہوئی عجیب و غریب سرنگ کی وجہ سے بھی غیر معمولی شہرت حاصل ہو گئی ہے اور لوگ دور دور سے سرنگ کو دیکھنے اور اس علاقہ کی سیر کرنے آتے ہیں۔

Bragernesasen نامی پہاڑی پر سے پچاس سال سے پتھر تراش کر اسے سڑکوں وغیرہ کی تعمیر میں استعمال کیا جا رہا تھا اور یہ پہاڑی پتھروں کی مسلسل تراش خراش کی وجہ سے بدزیب صورت اختیار کرتی جا رہی تھی اور پورے علاقہ کی خوبصورتی کو داغدار کئے دے رہی تھی۔ ۱۹۵۳ء میں شہر کے تعمیراتی محکمہ کے انجینئر EIVIND OLSEN کے دماغ میں ایک عجیب و غریب خیال آیا۔ اُس نے پہاڑی کے اندر ہی اندر پتھر تراش کر اس طور پر سرنگ بنانے کا منصوبہ بنایا کہ سرنگ اندر ہی اندر دائروں کی شکل میں چکر اور بل کھاتی ہوئی پہاڑی کی چوٹی پر جا نکلے اور وہاں ایک سیرگاہ بنا دی جائے، اس طرح سڑکوں کی تعمیر کے لئے پتھر بھی میسّر آجائے گا اور پہاڑی بدزیب ہونے کی بجائے ایک خوبصورت سیرگاہ کی شکل اختیار کرلے گی۔ چنانچہ تیس فٹ چوڑی اور پندرہ فٹ اونچی سرنگ اسی انداز سے کھود کر ستّر ہزار مکعب میٹرز پتھر نکالا گیا اور آٹھ سال کی محنتِ شاقہ کے بعد سرنگ اندر ہی اندر بل کھاتی ہوئی پہاڑی کی چوٹی پر جا نکالی گئی۔ سرنگ کی کُل لمبائی ۱۶۵۰ میٹرز یعنی ایک میل سے کچھ زیادہ ہے۔ نہایت پختہ اور کشادہ سڑک پہاڑی کے اندر ہی اندر چکروں کی شکل میں اوپر جاتی ہے جس پر موٹریں بآسانی آجا سکتی ہیں۔ پہاڑی کی چوٹی پر ایک کار پارک ہے جس میں ۲۰۰ موٹروں کو کھڑا کرنے کی گنجائش ہے۔ مزید برآں ایک بہت بڑا ریسٹورانٹ بھی ہے۔ جب لوگ اندر ہی اندر ایک میل لمبی سرنگ میں سے گزر کر یکدم پہاڑی کی چوٹی پر پہنچتے ہیں تو حیران ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ عام سرنگوں کی طرح وہ طویل اندھیرے کے بعد اُجالے میں ہی نہیں آتے بلکہ چاروں طرف حدِ نگاہ تک پھیلی ہوئی خوبصورت وادیوں کا دلفریب نظارہ ان کے سامنے ہوتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اچانک ایک نئی دُنیا میں آگئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ اور دیگر اہلِ قافلہ جب موٹر کاروں کے ذریعہ اس سرنگ میں سے گزر کر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو گہرا ابر چھایا ہوا تھا اور ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی، اس لئے دُھند کی وجہ سے ڈرامن ویلی کا نظارہ تو پورے طور پر نہ دیکھا جا سکا، تاہم حضور کے علاوہ باقی اہلِ قافلہ نے وہاں کے پُر فضاء ماحول میں کچھ وقت گزارنے کے علاوہ ریسٹورانٹ میں چائے نوش فرمائی اور پھر موٹر کاروں کے ذریعہ سُرنگ کے راستہ نیچے آکر پہاڑی راستوں پر سفر کرتے ہوئے ایک اور پہاڑی کی چوٹی پر قیام فرمایا اور وہاں HOLMENKOLLEN نامی ریسٹورانٹ میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ پہاڑی کی چوٹی پر واقع اس ہوٹل میں سے میلوں میل پھیلی ہوئی وادی اور اس کے عقب میں اوسلو شہر کا نظارہ بہت دلفریب ہے۔

اس ہوٹل کے پہلو میں پہاڑی کی ڈھلان پر اُس محیر العقول کھیل یا کرتب کا سٹیڈیم ہے جسے "سکی جمپ" (SKI JUMP) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جب یہ پہاڑی اور اردگرد کا علاقہ جاڑے کے موسم میں برف سے ڈھنک جاتا ہے تو لوگ پہاڑی کی چوٹی پر مصنوعی طور پر بنائی ہوئی انتہائی بلندی سے (جسے نیچے سے دیکھ کر خوف آتا ہے) انتہائی برق رفتاری سے پھسلتے ہوئے نیچے کی طرف آتے ہیں اور اسی دوران میں ایک خاص مقام پر پہنچ کر جمپ لگا کر ہوا میں معلق ہو جاتے ہیں اور ہوا میں نیچے کی طرف آکر مقررہ ڈھلوانی راستہ پر SKIS کے بل اس طرح گرتے ہیں کہ گرتے ہی کھڑے ہو کر برف پر سے پھسلتے ہوئے پہاڑی کے دامن میں زمین پر آٹکتے ہیں۔ جب مقررہ تاریخوں میں "سکی جمپ" کے مقابلے ہوتے ہیں تو نہ صرف مختلف ملکوں کے کھلاڑی جان جوکھوں میں ڈالنے والے اس مقابلہ میں حصہ لیتے ہیں بلکہ بہت بڑی تعداد میں لوگ یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے بیرونی ملکوں سے آتے ہیں۔ تماشائیوں کی تعداد لاکھ سوا لاکھ سے کم نہیں ہوتی۔ جس خوفناک بلندی سے لوگ برف پر پھسل کر اور پھر ہوا میں معلّق ہو کر زمین پر آتے ہیں اسے دیکھ کر اور اس فن میں مضمر جان لیوا خطرات کا احساس کرکے ایک احمدی کا دل یہ سوچے بغیر نہیں رہتا کہ مغربی قوموں کے نوجوان جس طرح لایعنی کھیلوں اور کرتبوں کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے اور لوگوں کی سراسر لاحاصل واہ واہ حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اس سے کہیں بڑھ کر (باقی صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحِ مومن میں انفرادی اور جماعتی شان کا اجتماع

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

مومن کے نظامِ حیات کی خصوصیت

رب کریم نے اپنی پاک کتاب میں ایک سچے مومن کے نظام حیات اور کتاب زندگی کی ایک واضح خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس کی روح اور وجود میں شانِ انفرادیت و اجتماعیت کا حسین امتزاج ہوتا ہے اور خلوت و جلوت کے جملہ مراحل میں اس کا یہ خاص رنگ جلوہ گری کرتا ہے جو اس کے آسمانی لباس اور روحانی پیراہن کی خوبصورتی اور دلکشی میں نمایاں اضافہ کا موجب بن جاتا ہے یہ عظیم نکتہ مذاہب عالم میں سے صرف اسلام نے اور تمام مذہبی کتابوں میں سے صرف ہماری کتاب قرآن مجید نے کھولا ہے۔ چنانچہ اس کتاب مبین میں لکھا ہے

إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ۔

(فاطر: ۱۹)

یعنی تو صرف ان لوگوں کو ہوشیار کرتا ہے جو اپنے رب سے علیحدگی میں بھی ڈرتے ہیں اور نمازیں (باشرائط و باجماعت) ادا کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے وہ صرف اپنی جان کے فائدہ کے لئے پاک ہوتا ہے اور آخر کار سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

شانِ انفرادی و اجتماعی کا نصب العین

اس لطیف آیت کریمہ میں نہ صرف مومن کی شانِ انفرادیت و اجتماعیت کا نقشہ کھینچا گیا ہے بلکہ یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ دونوں شانیں ایک خاص لائحہ عمل مقصد اور نصب العین کی آئینہ دار ہوتی ہیں اور وہ یہ کہ مومن ان ہر دو صورتوں میں تزکیہ نفس کرتا ہے اور اپنے اس روحانی جسم کو جو اس کے اعمال کے ذریعہ اس عارضی دنیا میں خود بخود نئی سے نئی شکل میں ڈھلتا جا رہا ہے۔ پہلے سے بڑھ کر صیقل کرتا اور اسے نیکیوں سے نئی جلا دیتا اور اسے اور زیادہ اُجلا اور چمکدار بنا دیتا ہے اور اسی جدوجہد کے دوران جب وہ اس دنیا سے دوسرے جہان میں منتقل ہو جاتا اور اپنے رب قدیر اور مولائے حقیقی کے دربار میں حاضر ہو جاتا ہے تو رضوانِ یار کا تاج پہن کر آسمانی بادشاہت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہی وہ قابل رشک مقام ہے جہاں پہنچکر اُسے فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔ (الفجر ۳۰-۳۱) کی ربانی آواز اس کا استقبال کرتی ہے۔

حضرت خاتم الانبیاءؐ کا فرمان مبارک

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر حکمت تعلیمات میں جہاں مومن کی شانِ انفرادیت و اجتماعیت کے بے شمار گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے وہاں اس مومنانہ زندگی کی ایمانی و روحانی تاثیرات اور جناب الٰہی میں مقبولیت کے الگ الگ عملی نتائج کا تذکرہ بھی موجود ہے مثلاً ذکر الٰہی کا نقطۂ معراج اجتماعی زاویۂ نگاہ سے باجماعت نماز ہے۔ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اسے علیحدہ نماز کے مقابل پر ستائیس گنا زیادہ ثواب کا مستحق قرار دیا گیا ہے دوسری طرف تنہائی میں خدا کو یاد کر کے گریہ و بکا کرنے پر عذاب جہنم سے نجات تک کا وعدہ دیا گیا ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(کنز العمال جلد ۱ ص ۱۰۸)

جو شخص اللہ کا اس طرح ذکر کرے کہ خدا کی خشیت سے اُس کی آنکھیں بھیگ جائیں اور زمین اُس کے آنسوؤں سے تر ہو جائے تو خدا تعالیٰ بروز قیامت اسے ہرگز عذاب نہیں دیگا۔

تاریخ اسلام میں ایک حیرت انگیز مثال

تاریخ اسلام میں صحابہ رضوان اللہ علیہم، تابعین و تبع تابعین اور ان کے بعد کی صدیوں میں آنے والے بزرگوں، صوفیوں اور سالکوں اور مجددوں میں بہت سی مثالیں انفرادیت و اجتماعیت کے پُر کیف اور محیر العقول اور خارق عادت اجتماع کی ملتی ہیں اس سلسلہ میں حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ایک دلچسپ واقعہ اخبار بدر مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ء (ضمیمہ کلام امیر ص ۸۳-۸۴) میں درج ہے یہ واقعہ حضور ہی کے الفاظ مبارک میں درج ذیل کرتا ہوں۔ فرمایا:۔

"جن دنوں انگریزوں نے کابل پر چڑھائی کی تھی ان دنوں میں ایک انگریز پادری گارڈن نام ہمارے شہر آیا کرتا تھا اس کی کوٹھی شہر سے باہر سڑک کے کنارے پر تھی اور اس سڑک پر سے کابل جانے والی فوجیں اور باربرداری کے سامان کثرت سے گذرا کرتے تھے میں اُس پادری کے پاس جایا کرتا تھا اور مذہبی گفتگو ہوا کرتی تھی ایک دن اُس نے سوال کیا محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی کا کوئی ظاہری معجزہ ہمیں دکھاؤ۔ میں نے اُس سڑک کی طرف اشارہ کیا اور کابل کی سمت بھی وہی تھی پہلے تو وہ نہ سمجھا اور دو تین دفعہ اس نے بات کو دہرایا لیکن آخر بات کو سمجھ گیا اور کہا "کابل"۔ "کابل" میں نے کہا ہاں کابل کہنے لگا اس میں کیا معجزہ ہے؟ بلکہ بیان کیجئے میں نے کہا دیکھئے ...... آپ کابل سے کیا چاہتے ہیں؟ نہ آپ اُن کا مذہب لینا چاہتے ہیں نہ ان کے رسوم بدلنا چاہتے ہیں۔ نہ اُن کے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، صرف سرحد پر امن کرنا آپ کا مقصد ہے اور بس!! آپ کا لشکر ہزاروں کی تعداد میں، اور سامانِ حرب کس قدر ہے!! اس کے بالمقابل مسلمانوں نے کابل کس طرح فتح کیا؟؟ جب سلطنت اسلامیہ سے مرکز میں بڑے لوگوں کا آپس میں کچھ تنازع تھا تو عبدالرحمن بن سمرہ نے چند آدمیوں کو ساتھ لیا اور کہا دار الخلافت سے تو سردست کوئی امداد نہیں کہ ہم کہاں جائیں؟ آؤ اس عرصہ میں ذرا کابل کو ہی فتح کر لیں کل چودہ آدمی اس کے ساتھ تھے جن کو لے کر اُس نے کابل پر چڑھائی کی اور کابل سے کیا لینا چاہا: ملک پر قبضہ، رسوم کی تبدیلی مذہب کی تبدیلی اور یہ سب کچھ کر کے دکھا دیا۔ کیا یہ اسلامی معجزہ نہیں جو اس وقت آپ کو دکھلایا اور منوایا جا رہا ہے؟؟ یہ بات سُن کر پادری صاحب کو جوش آیا کہ وہ بھی فتح کابل میں شریک ہوں اور وہاں صلیب کا جھنڈا گاڑ دیں سو وہ قندھار کو چل پڑے اور چند روز کے بعد خبر آئی کہ وہ قندھار میں توپ سے اڑا دئے گئے"۔

حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے مزید وضاحت

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے اس اہم اور ناقابل فراموش واقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی (جو پوری ملت اسلامیہ کے لئے ہماری سبق اپنے اندر رکھتا ہے) مزید **وضاحت و تصریح** ہمیں حضرت سیدنا المصلح الموعود (رضی اللہ عنہ ونور اللہ مرقدہٗ) کے روح پرور اور ایمان و معرفت سے لبریز خطبات میں ملتی ہے۔

چنانچہ حضور نے ربوہ میں ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء کو ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ:۔

"قومیں امن کی حالت میں اور شرارت کی ابتدا میں اجتماعی طاقت سے فائدہ اٹھاتی ہیں لیکن اگر شرارت لمبی ہو جاتی ہے تو پھر انفرادیت کام کرتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جب شرارت بڑھ گئی تو آپ نے اجتماعیت کو بکھیر دیا اور اپنے ساتھیوں کو کہا کہ حبشہ چلے جاؤ۔ بعض کو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر انہوں نے اپنی اپنی جگہ اکیلے کام کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی انفرادیت اجتماعیت کی شکل اختیار کر گئی ۔۔۔۔

پھر اسلام پر وہ زمانہ آیا جب خلافت کے پرخچے اڑ گئے اب مسلمانوں کو انفرادیت دکھانے کا وقت آیا اور اس میں بھی انہوں نے کمال کر دکھایا۔ کوئی ایران چلا گیا، کوئی افغانستان چلا گیا کوئی افریقہ کے صحراؤں کی طرف چلا گیا اور کوئی چین چلا گیا۔ آج کل جو کروڑوں کروڑ مسلمان ان ممالک میں موجود ہیں وہ انہی لوگوں کی اعلیٰ درجہ کی انفرادیت کا نمونہ ہیں۔ پس صحابہؓ کو جہاں انفرادیت میں کام کرنا سکھایا گیا تھا وہاں اجتماعیت میں بھی انہوں نے کام کیا وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ایک سردار کے ماتحت کس طرح کام کیا جاتا ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ فرداً فرداً کام کس طرح کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اب بھی بمبئی میں بعض ایسے صحابہؓ کی قبریں ہیں جو اس وقت ہندوستان آئے اور یہاں تبلیغ اسلام کی۔ خدا کی قدرت ہے کہ سندھ میں جہاں ہم نے زمین خریدی ہے۔ خصوصاً جہاں پر میری زمین ہے وہاں ایک جگہ دیہہ صحابو کہلاتی ہے۔ اس جگہ کے متعلق بھی مشہور ہے کہ وہاں کسی صحابیؓ کی قبر ہے۔ جب صحابہؓ نے دیکھا کہ خلافت کے ماتحت جو نظام چلا تھا وہ درہم برہم ہو گیا ہے تو انہوں نے خیال کیا کہ اب وقت کیوں ضائع کیا جائے وہ دنیا میں پھیل گئے اور مختلف ممالک میں جا کر انہوں نے اشاعت اسلام کی۔ پس ہماری جماعت کو یہ دونوں طاقتیں یعنی اجتماعیت اور انفرادیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ بسا اوقات اجتماعیت کمزور پڑ جاتی ہے تو اس وقت انفرادیت کی ضرورت ہوتی ہے اگر ہر جگہ فتنہ فساد برپا ہو جاتا ہے اور مرکز سے تمہارے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں تو اس وقت ہر احمدی اپنی ذات میں مرکز احمدیت ہونا چاہیئے اور اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ احمدیت کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں ہے ۔۔۔

جس طرح خلافت کا نظام ٹوٹ جانے کے بعد صحابہؓ نے ایک ایک گھر کو مدینہ بنا لیا اور جب لڑنا ہوا تو ہر مسلمان نے عزم کر لیا کہ وہ اسلام کا جھنڈا نیچے نہ ہونے دے گا۔ اسی طرح تم نے اجتماعیت کی حالت میں نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا تم تھوڑے تھے تم نے اپنے پیٹ کاٹے اور معمولی آمدنیوں میں سے ایک حصہ اشاعت اسلام کے لئے دیا۔ تم نے چندے دئے اور جماعت نے تمہارے روپیہ کو اعلیٰ طور پر استعمال کیا یہاں تک کہ دنیا میں احمدی جماعت کی دھوم مچ گئی اور دشمنوں نے بھی اقرار کیا کہ پچھلے تیرہ سو سال میں مسلمانوں نے وہ کام نہیں کیا جو اس چھوٹی سی جماعت نے ایک قلیل عرصہ میں کر دیا ہے۔ پس تم نے اجتماعیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ اب تم نے انفرادیت کا بھی نمونہ دکھانا ہے بہت سے احمدی گھبرا کر میرے پاس آتے ہیں تو میں انہیں یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک خلیفہ کا قائمقام ہے۔ تم میں سے ہر ایک دین کا مرکز ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو سمجھ لینا چاہیئے کہ احمدیت اور اسلام کا احیاء اور بقا اس کے ذمہ ہے۔ تم میں سے ہر ایک کا گھر احمدیت کا مرکز ہے۔ جس سے احمدیت کا نور دنیا میں پھیلے گا۔ تم نے اجتماعیت کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم انفرادیت کا نمونہ بھی دکھاؤ"

(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۵۲ء)

مجلس انصار اللہ لائل پور شہر کا سالانہ تربیتی اجتماع

۱۰ اکتوبر ۷۵ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مجلس انصار اللہ لائلپور کا سالانہ تربیتی اجتماع مسجد فضل میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے "تربیت نفوس" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے تربیت کے بارہ میں ان امور کو پیش کیا جو قرآن کریم۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مرقوم ہیں اور انسان کی تربیت کے لئے از بس ضروری ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جماعتی ترقی بھی افراد کی تربیت سے وابستہ ہے۔۔

اس کے بعد محترم چوہدری عبد الغنی صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ لائل پور شہر نے تمام شعبہ جات پر مشتمل مختصر رپورٹ کارگزاری لائلپور شہر از عرصہ یکم جنوری تا ۳۰ ستمبر ۷۵ء پیش کی۔ جس پر صدر اجلاس نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے سورۃ البقرہ کی آیات وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ٥ کی تفسیر حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سورۃ البقرہ میں سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب قائد عمومی نے تربیت کے بارہ میں انصار اللہ کی ذمہ داریوں پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔ جو تربیت اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ نیز آپ نے وہ طریق کار بیان فرمائے جو تربیت کے ضمن میں ہر باپ کو اپنی اولاد کیلئے اختیار کرنے چاہئیں۔ خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہرگز نہ بھولنا چاہیئے کہ اولاد کے لئے بالالتزام دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ آخر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں سورۃ صف کی ان آیات کی تشریح فرمائی جو انصار اللہ کے بارے میں ہیں۔ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے مشابہت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ کون ہیں؟ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیئے اور دین کے لئے خدا کا سپاہی اور مددگار بن جانا چاہیئے اور ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیئے جو ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ آخر میں آپ نے دعا فرمائی اور یہ اجلاس جو ۲ بجے شروع ہوا تھا ۴ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ بعد اجلاس بعد نماز عصر قائدین کرام مجلس عاملہ کو انتظامی امور کے بارے میں بعض مفید ہدایات سے مستفید فرمایا۔

محترم چوہدری احمد دین ڈال صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور کی رپورٹ کے مطابق تین صد دوستوں نے شرکت فرمائی اور بزرگوں کی نصائح سے فائدہ اٹھایا۔

(سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳)

بیگم یزدانی صاحبہ	گلبرگ	لاہور	۴۰/-
رفیقہ بیگم صاحبہ	"	"	۱۰۰/-
قریشی محمود احمد صاحب	"	"	۵۰/-
مسز بشریٰ وسیم صاحبہ بشیر روڈ	لاہور چھاؤنی		۱۰۰/-
ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ		"	۲۰/-
ملک محمد انور صاحب		"	۱۰/-
بیگم صاحبہ میجر عبدالمنان صاحب		"	۲۸/-
میجر عطاء اللہ صاحب		"	۱۵/-
نجمہ شاہد و وسیم احمد صاحبہ		"	۵۰۰/-
امیر احمد صاحب		"	۱۰/-
زبیدہ بیگم صاحبہ / اہلیہ مرزا عبدالحی صاحب		"	۲۵/-
بریگیڈیئر نصیر احمد شاہ صاحب		"	۲۵/-
محمود احمد صاحب فاروقی	شالامار ٹاؤن لاہور		۲۰/-
چوہدری عبدالحق صاحب	مصری شاہ	"	۱۰/-
حکیم عبدالرحیم صاحب	"	"	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالرحمن صاحب	"	"	۱۰/-
چوہدری نذیر حسین صاحب	پاک کالونی	"	۱۵/-
والدہ صاحبہ چوہدری سمیع اللہ صاحب		"	۲۰/-
امتیاز زاہد صاحب ایم۔اے		"	۲۵/-
طاہر احمد خان صاحب	وحدت کالونی	"	۵۰/-
غلام عائشہ صاحبہ / اہلیہ عبدالعزیز صاحب	شاہدرہ	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ شیخ نصیر احمد صاحب	مزنگ	"	۱۰۰/-
شیخ خلیل احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن	"	۲۰/-
بیگم سروری صاحبہ	"	"	۵۰/-
چوہدری عبدالوحید صاحب	"	"	۱۰/-
عبدالوحید صاحب پراچہ	"	"	۱۰/-
شیخ فضل احمد صاحب			۱۲۰/-
" نسیم احمد صاحب	سلطان پورہ	"	۱۲/۲۵
نجمہ شفقت صاحبہ	"	"	۵۰/-
رحیم بی بی صاحبہ	"	"	۱۰/-
خواجہ محمد ارشاد صاحب	"	"	۴۰/-
شیخ رفیق احمد صاحب / لیبیا۔	دارالذکر	"	۲۰/-
لطف المنان صاحب	"	"	۱۰/-
ملک عبدالباسط خان صاحب	سول لائن	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ احمد علی محمد صاحب	"	"	۱۰۰/-
بابو انشاء اللہ خان صاحب	"	"	۲۵/-
ظہور اقبال بیگم صاحبہ	"	"	۲۵/-
چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب	"	"	۳۰/-
ڈاکٹر میجر عبدالحق ملک صاحب	اسلامیہ پارک	"	۱۰/-
ملک مبارک احمد صاحب	"	"	۱۸/-
نزہت تسنیم صاحبہ / دختر حاجی نصیر الحق صاحب	"	"	۲۰/-
ملک عبدالرحمن صاحب	"	"	۲۰/-
شیخ طاہر احمد صاحب	"	"	۱۵/-

رفعت نسیم صاحبہ	اسلامیہ پارک	لاہور	۱۰/-
معین الحق خان صاحب	"	"	۱۰/-
چوہدری عبدالماجد صاحب	"	"	۲۵/-
رشیدہ مشتاق صاحبہ	سمن آباد	"	۲۵۰/-
علیمہ توقیر صاحبہ	"	"	۵۰/-
سید تبسم حسین شاہ صاحب	"	"	۵۰/-
چوہدری رشید محمود صاحب	"	"	۱۰/-
نعیم احمد وسیم صاحب	"	"	۲۰/-
بیگم صاحبہ مرزا منور علی صاحب	"	"	۴۲/-
ضیاء احمد رحیم صاحب	"	"	۲۰/-
ملک مظفر احمد صاحب	"	"	۲۰/-
ڈاکٹر چوہدری آفتاب احمد صاحب	"	"	۲۵/-
چوہدری عابد علی صاحب لٹر	پرانی انارکلی	"	۲۰/-
محمود احمد صاحب	دہلی گیٹ	"	۲۰/-
ملک منور احمد صاحب جاوید	مغلپورہ	"	۱۰/-
منجانب چوہدری شاہ محمد صاحب مرحوم	"	"	۲۰/۲۰
بیگم میر محمد اسحاق صاحب	"	"	۲۵/-
ملک عبدالرحمان صاحب	کیپٹل پارک	"	۵۰/-
اخوند فیاض احمد صاحب	محمد نگر	"	۱۰/-
ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب	بھاٹی گیٹ	"	۱۰/-
غلام نبی لون صاحب	"	"	۲۵/-
ممتاز بیگم صاحبہ	"	"	۲۰/-
ریاض احمد صاحب	"	"	۴۲/-
یاسمین ریاض صاحبہ	"	"	۲۰/-
نصرت ریاض صاحبہ	"	"	۲۰/-
فیاض احمد صاحب	"	"	۲۰/-
اشرف سلطانہ صاحبہ	اڈہ چھپیل	"	۱۰/-
رشید احمد صاحب	شہداد پور		۳۰/-
اشفاق احمد صاحب	صادق آباد		۱۵/-
حکیم سید پیر احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	سیالکوٹ		۱۰۰/-
سید ظفر احمد، سید مبارک احمد اور سیدہ رشیدہ بیگم۔ سیدہ خورشید بیگم صاحبان		"	۲۰/-
مسز اقبال بی بی صاحبہ	مانگا ضلع	"	۱۰/-
چوہدری محمد طفیل صاحب	دولم کاہلواں	"	۱۰/-
کیپٹن ایم مقصود الحسن صاحب انوری	گجرات		۱۰/-
بشریٰ سلیم صاحبہ		"	۲۰/-
برکت احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن	میرپور خاص		۵۰/-
چوہدری محمد سعید صاحب لطیف آباد	حیدر آباد		۱۰۰/-
سیکرٹری مال صاحب		"	۹۸/-
سید حمید احمد صاحب شالیمار	اسلام آباد		۱۰۰/-

سید سہیل احمد صاحب	اسلام آباد		۵۰/-
انور احمد صاحب باجوہ	سرگودھا		۱۰/-
مسز ضیاء اظہار صاحبہ		"	۵۰/-
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب		"	۱۵۱/-
صالحہ خاتون صاحبہ		"	۱۲/-
شاہد احمد پاشا صاحب		"	۱۵/-
ڈاکٹر کیپٹن عبدالشکور صاحب		"	۲۰/-
" ایس۔اے صوفی صاحب		"	۷۰/-
چوہدری رشید احمد صاحب / چک ۴۶ شمالی		"	۵۰/-
قریشی اشفاق احمد صاحب		"	۵۰/-
چوہدری مبارک احمد صاحب / P.F.C		"	۵۰/-

سیدۃ القمر صاحبہ اہلیہ عبدالرزاق صاحب / P.A.F	سرگودھا		۵۰/-
خیر الدین صاحب چک ۳۵		"	۱۰/-
بیگم صاحبہ ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب		"	۱۰۰/-
عبدالغفار صاحب قمر	ڈنمارک		۵۰/-
عبدالحلیم صاحب لون		"	۵۰/-
امۃ الوحید صاحبہ		"	۵۰/-
امۃ المتین صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب ورک	کوپن ہیگن		۲۰۰/-
عبدالکریم صاحب لون	سویڈن		۵۰/-
امۃ الجمیل صاحبہ	ہنسلو	انگلینڈ	۵۰/-
امۃ الرشید صاحبہ	"	"	۵۰/-
مرزا محمد عثمان صاحب	کویت		۲۰/-

(باقی)

ماہنامہ تحریک جدید

رسالہ تحریک جدید انگریزی دان طبقہ کی خاص دلچسپی کا باعث ہے۔ اس کے انگریزی حصہ میں تفسیر کبیر کے اقتباسات۔ احادیث۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبوں کے خلاصے۔ اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ کے نتائج۔ ربوہ ڈائری۔ بیرونی ممالک کے اخبارات کے تراشے اور مبلغین کرام کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔

انگریزی دان طبقہ میں اس کی توسیع اشاعت کی سعی فرمائیں۔

مینیجنگ ایڈیٹر
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

ایسی تمام مجالس جن میں اب تک آئندہ دو سالہ ۱۹۷۵-۷۷ء کے لئے انتخاب قائد مجلس نہیں ہوا ان کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلد انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱- خاکسار کی نانی جان محترمہ محمد بی بی صاحبہ زوجہ رحمت علی صاحب مرحوم مورخہ ۶ اکتوبر کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(عبدالوحید طاہر۔ دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ۔ ضلع جھنگ)

۲- میری والدہ محترمہ فتح بی بی صاحبہ چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور زوجہ محترم محمد شریف صاحب مرحوم آف ننگل باغباناں ۲۷ ستمبر کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دوسرے دن ربوہ میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔ احباب کرام مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(ماسٹر منظور احمد چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور)

درخواست دعا

مکرم منیر احمد صاحب طاہر نوید کلاتھ سٹور راولپنڈی کی چھوٹی بچی کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے بہت کمزور ہوگئی ہے۔ احباب کرام بچی کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

احمدی نوجوانوں کو خدا تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا ہے کہ وہ دُنیا کی آبادیوں میں ہی نہیں بلکہ جنگلوں، صحراؤں، پہاڑوں اور وادیوں میں نکل کر اور جان جوکھوں میں ڈال کر ان میں بسنے والوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور انہیں توحید خالص کا پرستار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار بنائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں اور اس کی نگاہ میں فائز المرام قرار پا کر فلاح دارین کے وارث بنیں۔ حضور سکی جمپ سٹیڈیم دیکھنے کے بعد وہاں سے واپس روانہ ہو کر پونے پانچ بجے شام اوسلو میں ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لے آئے۔

ساڑھے سات بجے رات جماعت احمدیہ اوسلو کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ تقریب اوسلو کی ایک معروف بلڈنگ "پیلیز ہال" کے دو کمروں میں منعقد ہونا تھی۔ ان میں سے ایک کمرہ مردوں کے لئے اور دوسرا عورتوں کے لئے مخصوص تھا۔ مغرب کی نماز ہوٹل سکنڈے نیویا میں ادا کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ جماعت احمدیہ اوسلو کے احباب اور خواتین سے ملاقات کرنے "پیلیز ہال" تشریف لے گئے۔ پیلیز ہال کے دروازے پر جماعت احمدیہ اوسلو کے عہدیداران نے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔ ان کی معیت میں حضور اس کمرہ میں تشریف لائے جہاں ملاقات کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد احباب اوسلو کے ساتھ باقاعدہ ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضور نے کھڑے ہو کر انہیں ملاقات کے شرف سے نوازا۔ ایک ایک دوست باری باری حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مصافحہ کا شرف حاصل کرتے اور پھر اپنا تعارف کراتے اور حضور ان سے ان کے احوال و کوائف دریافت فرماتے اور انہیں نصائح سے سرفراز فرماتے۔ اس موقع پر جن دوستوں نے حضور سے مصافحہ کرنے اور اپنے آپ کو متعارف کرانے کا شرف حاصل کیا ان کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔ باقی دوست اپنی ملازمتوں کے سلسلہ میں ڈیوٹی پر ہونے کی وجہ سے اس مجلس میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔ حاضر احباب میں سے کوئی ایک دوست بھی ایسا نہ تھا جس کے خاندان سے حضور پہلے سے واقف نہ ہوں۔ چنانچہ جو دوست بھی اپنا تعارف کراتا حضور فوراً پہچان جاتے کہ ان کا تعلق کس خاندان سے ہے اور خود بتا دیتے کہ تم فلاں صاحب کے بیٹے یا بھتیجے یا فلاں صاحب کے پوتے یا نواسے ہو اور پھر ان کے اخلاص اور جماعت کے ساتھ ان کی گہری وابستگی اور خدمات وغیرہ کا ذکر فرماتے۔ تعارف اور ملاقات کا یہ پُرلطف سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور حضور ہر ایک سے بہت ہی شفقت اور پیار کے رنگ میں گفتگو فرماتے رہے

احباب جماعت سے ملاقات کے بعد حضور نے اس کمرہ میں تشریف لے جا کر جس میں لجنہ اماء اللہ اوسلو کی ممبرات جمع تھیں، اُن سے پندرہ منٹ تک خطاب فرمایا۔ حضور نے اُن پر تربیت اولاد کی اہمیت واضح کرکے نئی نسلوں کو اسلام کا حقیقی خادم بنانے کی نصیحت فرمائی تا کہ وہ غلبۂ اسلام کی صدی کا جو پندرہ سال بعد شروع ہونے والی ہے شایان شان استقبال کرنے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں حصہ لینے کے قابل ہو سکیں۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو خطاب سے نوازنے کے بعد حضور احباب جماعت کے درمیان واپس تشریف لا کر صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوسلو مکرم ناصر احمد صاحب قریشی نے کی۔ بعدہ ہمارے نومسلم احمدی بھائی جناب نور احمد بولستاد نے پہلے نارویجین زبان میں اور پھر انگریزی زبان میں خطاب فرماتے ہوئے اوسلو تشریف لانے پر جماعت احمدیہ اوسلو کی طرف سے حضور کی خدمت اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور اس امر پر از حد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہ حضور نے موجودہ دورہ میں بنفس نفیس اوسلو تشریف لا کر اپنے مہجور خدام کو زیارت اور ملاقات کا شرف بخشا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور کا اوسلو میں تشریف لانا ہر رنگ میں مبارک کرے اور ناروے میں بھی اسلام کے جلد تر غالب آنے کے سامان فرمائے۔ انہوں نے کہا یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضور ایدہ اللہ ہزاروں میل کا سفر طے کرکے یہاں تشریف لائے اور آج بفضل اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں اور ہمیں اپنے ارشادات سے نواز رہے ہیں۔ ہم اس مبارک دن اور مبارک لمحہ کے عرصہ دراز سے منتظر تھے سو الحمد للہ ثم الحمد للہ ہماری یہ دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ ہم اس پر جس قدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت اسلام کا فریضہ پوری مستعدی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور کی تشریف آوری کی برکت سے اسلام کو اس خطۂ ارض میں بھی جلد تر غالب کرنے کے سامان کرے۔

احباب اوسلو سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

برادرم مکرم نور احمد صاحب بولستاد کی استقبالیہ تقریر کے بعد حضور نے احباب جماعت کو ایک پُر اثر اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ حضور نے اس موقع پر جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا مجھے آپ دوستوں سے مل کر خوشی کا ہونا ایک طبعی امر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو ایک خاندان بنا دیا ہے۔ ایک خطہ میں بسنے والے احمدی جب دوسرے خطہ میں جاتے اور اپنے بھائیوں سے ملتے ہیں تو انہیں آپس میں نہ صرف یہ کہ کوئی غیریت محسوس نہیں ہوتی بلکہ انہیں یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ بحمد اللہ کسی غیر جگہ نہیں اپنے گھر میں اپنے ہی بھائیوں کے درمیان ہیں۔ وہ کیوں نہ ایسا محسوس کریں جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاندان کی شکل دے کر باہم بھائی بھائی بنا دیا ہے۔

اس کے بعد حضور نے اپنے ناروے آنے کی غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا میرے ناروے آنے کی ایک غرض تو یہ تھی کہ میں آپ دوستوں سے مل سکوں سو الحمد للہ وہ غرض پوری ہو گئی۔ دوسری غرض میرے یہاں آنے کی یہ تھی کہ میں آپ کو یہ بتاؤں اور یہ امر آپ کے ذہن نشین کراؤں کہ سکنڈے نیویا میں غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز کرنے اور اسے بہتر ثمرات بنانے کے لئے اوسلو میں بھی مسجد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کسی ملک میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ بہت سی مادی جدوجہد بھی کرنا پڑتی ہے۔ سب سے پہلے تو با موقع اور موزوں قطعہ زمین کی تلاش کا مرحلہ طے کرنا ہوتا ہے۔ پھر زمین کی خرید اور اس کا حصول، اخراجات کا تخمینہ، عمارت کا ڈیزائن، نقشوں کی تیاری، حسب ضرورت ان نقشوں میں ترمیم وغیرہ۔ الغرض بہت سے مراحل ہیں جن میں سے گزرنا ہوتا ہے اور ان مراحل کو طے کرنے کے لئے بڑے صبر اور استقلال کے ساتھ مسلسل جدوجہد کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس کے لئے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ اس مرحلہ پر حضور نے سویڈن میں تعمیر کی جانے والی سب سے پہلی مسجد (جس کا سنگ بنیاد حضور نے ۲۷ ستمبر کو اپنے دست مبارک سے گوٹن برگ میں رکھا ہے) کے مختلف ابتدائی مراحل کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ مسجد تعمیر کرنے کے لئے کس قدر دوڑ دھوپ اور جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا میری ایک خواہش ہے اور اس خواہش کے پورا ہونے کا انحصار بڑی حد تک آپ لوگوں کی ہمت اور کوشش اور خاص طور پر ہمارے بھائی نور احمد صاحب بولستاد کی ہمت و کوشش پر ہے۔ امید ہے کہ گوٹن برگ کی مسجد جس کا حال ہی میں میں نے سنگ بنیاد رکھا ہے اگلے سال تک مکمل ہو جائے گی۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس مسجد کے مکمل ہونے پر میں اس کے افتتاح کے لئے بھی آؤں۔ سو میری خواہش یہ ہے کہ آئندہ سال جب میں آؤں تو اوسلو میں مسجد کے لئے زمین کی تلاش کا کام مکمل ہو چکا ہو اور ابتدائی مراحل بھی طے ہو چکے ہوں۔ سکنڈے نیویا کی جماعت ہائے احمدیہ ابھی اتنی امیر نہیں ہیں کہ خود اپنے خرچ پر مسجد تعمیر کر سکیں۔ اخراجات کے لئے زیادہ تر رقم انگلستان اور امریکہ کی جماعتوں کی طرف سے آئے گی۔ سویڈن کی مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ۱۹۷۸ء کے شروع میں بفضل اللہ تعالیٰ اس قابل ہوں گے کہ ناروے میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع کر دیں۔ سو اس لحاظ سے دو سال آپ کے پاس ہیں جن میں آپ نے مسجد کے لئے زمین تلاش کرکے نقشوں وغیرہ کے کام کو مکمل کرنا ہے۔ آپ کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اگلے سال تک آپ زمین خرید لیں اور اس سے اگلے سال تعمیر شروع کرنے کی تیاری مکمل کر لیں۔

(باقی)

درخواست دعاء

پسرم عزیزم عبد المنان آف یونائیٹڈ بنک درد گردہ سے شدید بیمار ہیں اور سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عبد الرحمن صابر گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴